از عدالتِ عظمیٰ

تارلوک سنگھ

بنام

وجے کمار سابھاروال

تاریخ فیصلہ: 25مارچ 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حد بندی ایکٹ، 1963:

آرٹیکل 54- مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ-حد بندی-ابتدائی طور پر مستقل حکم امتناعی کے لیے مقدمہ قائم کیا گیا-بعد میں، مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمے میں ترمیم کے لیے دائر کردہ شکایت میں ترمیم کے لیے آرڈر 6 قاعدہ 17 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت درخواست- بیعہ نامہ میں یہ شرط رکھی گئی کہ بیعہ نامہ عدالت کی جانب سے حکم امتناع ختم ہونے کے 15 دن کے اندر اندر تحریر کیا جائے گا- حکم امتناع کا مقدمہ 22.3.1986 پر نمٹا دیا گیا-25.8.89 پر ترمیم کی درخواست کی اجازت ہے- قرار پایا کہ، مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ درحقیقت ترمیم کے ذریعے دعوی کیا گیا تھا-اہم تاریخ وہ تاریخ ہوگی جس پر ترمیم کا حکم دیا گیا تھا جس تاریخ تک، تسلیم شدہ طور پر، مقدمہ حد سے روک دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7020، سال 1996۔

آر ایس اے نمبر 2485، سال 1993 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 6.7.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے یو آر للت، مہابیر سنگھ اور مردل اگروال۔

جواب دہندگان کے لیے پریم ملہوترا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔

فریقین کے درمیان ہونے والے متنوع قانونی چارہ جوئی سے متعلق تمام تفصیلات کو ختم کرنا، یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ اپیل کنندہ زمینوں کا مالک ہے۔ جواب دہندہ جانشین بحق ہوتا ہے۔ مدعا علیہ کے والد نے اعتراف کیا کہ 21 دسمبر 1984 کو زمینوں کو الگ کرنے کے لیے اپیل کنندہ کے ذریعے بیعہ نامہ کیا گیا تھا۔ زیر التواء کارروائیوں کے پیش نظر، 18 اگست 1984 کے معاہدے کے ذریعے منتقلی کے لیے وقت مزید بڑھا دیا گیا، جس میں یہ شرط رکھی گئی کہ اپیل کنندہ کو پابند کیا جائے گا کہ وہ مقدمے میں دی گئی حکم امتناعی کے خاتمے کے حکم کی تاریخ سے 15 دن کے اندر بیعہ نامہ مکمل کرے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ مقدمہ ابتدائی طور پر خارج کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد 22 مارچ 1986 کو ایک نظر ثانی کی درخواست بھی واپس لے لی گئی تھی۔ ابتدائی طور پر مدعا علیہ نے 23 دسمبر 1987 کو مستقل حکم امتناعی کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا۔ آرڈر 6، قاعدہ 17، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت درخواست 18 اگست 1984 کے قرارداد کی مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمے کو ایک میں تبدیل کرنے کے لیے دائر کی گئی۔ یہ درخواست 17 جولائی 1989 کو دائر کی گئی تھی۔ 25 اگست 1989 کے حکم نامے کے ذریعے ترمیم کی اجازت دی گئی۔ اپیل کنندہ نے اس معاملے کو سی آر نمبر 89/2724 میں عدالت عالیہ میں نظر ثانی کے لیے پیش کیا۔ عدالت عالیہ نے 29 نومبر 1989 کے حکم نامے کے ذریعے یہ فیصلہ دیا تھا:

> "مجھے ٹرائل جج کے ذریعے منظور کیے گئے حکم میں کوئی غیر قانونی یا بے ضابطگی نظر نہیں آتی، تاہم بائع جواب دعویٰ میں ایک مخصوص عرضی لینے کے لیے آزاد ہو گا جسے وہ ترمیم شدہ عرضی کے مطابق دائر کرے گا کہ مقدمہ حد سے باہر ہے اور یہ کہ مقدمہ اس تاریخ کو بھی حد سے باہر تھا جب ترمیم کے لیے درخواست دائر کی گئی تھی۔ ترمیم شدہ جواب دعویٰ دائر کیے جانے کے بعد ٹرائل جج مناسب مسائل مرتب کرے گا اور قانون کے مطابق ان کو نمٹائے گا۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

مذکورہ بالا ہدایات کے پیش نظر، اپیل کنندہ نے مؤقف اختیار کیا کہ مقدمہ میعاد کی پابندی کی بنا پر ناقابل سماعت تھا۔ ٹرائل کورٹ نے اسے خارج کر دیا اور مقدمے میں ڈگری اجرا ہوئی۔ اپیل پر اس کی تصدیق ہوئی۔ دوسری اپیل نمبر آر ایس اے نمبر 2485/93 6 جولائی 1994 کے حکم سے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ نے اسے خارج کر دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

واحد سوال یہ ہے کہ کیا مقدمہ میعاد کی پابندی کی بنا پر ناقابل سماعت تھا؟ 21 دسمبر 1984 کے قرارداد کے مطابق، مخصوص کارکردگی کے لیے وقت بڑھادیا گیا جو قیام خالی ہونے کی تاریخ سے 15 دن بعد شروع ہوا۔ اب یہ تسلیم شدہ موقف ہے کہ نظر ثانی کی درخواست 22 مارچ 1986 کو خارج کر دی گئی تھی۔ اس طرح، حد بندی 6 اپریل 1986 کو چلنا شروع ہوئی۔ اس لیے سوال یہ ہے: کیا مخصوص کارکردگی کا مقدمہ حد کے اندر ہے؟ شیڈول کے آرٹیکل 54، حد بندی ایکٹ 21، سال 1963، درج ذیل ہے

> "معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے حد کی مدت 3 سال ہے۔ حد کارکردگی کے لیے مقرر کردہ تاریخ سے چلنا شروع ہو جاتی ہے، یا، اگر ایسی کوئی تاریخ طے نہیں کی گئی ہے، جب مدعی کو نوٹس ہو کہ کارکردگی سے انکار کر دیا گیا ہے۔"

مدعا علیہ کے وکیل، شری پریم ملہوترا نے دلیل دی کہ چونکہ مدعا علیہ نے کارکردگی سے انکار کر دیا ہے اس لیے یہ ماننا چاہیے کہ مقدمہ 23 دسمبر 1987 کو دائر کیا گیا تھا اور اس لیے جب ترمیم کی اجازت دی جائے گی تو یہ مقدمہ دائر کرنے کی تاریخ سے متعلق ہو گا جو انکار کی تاریخ سے تین سال کے اندر دائر کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، مقدمہ حد سے منع نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کے سینئر وکیل شری یو آر للت نے دلیل دی کہ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی آزادی کے پیش نظر اپیل کنندہ حد بندی کی درخواست اٹھانے کا حقدار ہے۔ 1986 سے 3 سال کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد دائر کیا گیا مقدمہ حد سے روک دیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ: یہ حد کب سے شروع ہوئی؟ اس تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر کہ حکم امتناعی خالی ہونے کے بعد 15 دن کے اندر معاہدہ انجام دیا جانا تھا، یہ حد 6 اپریل 1986 کو چلنا شروع ہوئی۔ اس موقف کے پیش نظر کہ مستقل حکم امتناعی کے لیے مقدمہ 25 اگست 1989 کے حکم امتناعی کے ذریعے مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ میں تبدیل کیا گیا تھا، یہ مقدمہ 25 اگست 1989 کو قائم کیا گیا سمجھا جانا چاہیے اور مقدمہ واضح طور پر حد سے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

روک دیا گیا تھا۔ ہم اپیل کنندہ کے موقف میں طاقت پاتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فریقین نے قرارداد کے ذریعے قرارداد کی کارکردگی کے لیے تاریخ کا تعین کیا تھا۔ اس طرح حد بندی 6 اپریل 1986 سے چلنا شروع ہوئی۔ 23 دسمبر 1987 کو محض حکم امتناعی کے لیے دائر مقدمہ کوئی فائدہ مند نہیں ہو گا اور نہ ہی اس تاریخ سے حد بندی چلنا شروع ہوئی۔ دائمی حکم امتناعی کے لیے مقدمہ مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ سے مختلف ہے۔ درحقیقت مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ 12 ستمبر 1979 کو آرڈر 6، قاعدہ 17 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت دائر کردہ ترمیم کی درخواست کے ذریعے دعوی کیا گیا تھا۔ یہ صرف درخواست کے آرڈر ہونے پر کام کرے گا۔ چونکہ ترمیم کا حکم 25 اگست 1989 کو دیا گیا تھا، اس لیے اہم تاریخ وہ تاریخ ہو گی جس پر ترمیم کا حکم دیا گیا تھا، تسلیم شدہ طور پر، مقدمہ حد سے روک دیا گیا ہے۔ لہذا، نیچے کی عدالتیں مقدمے کا ڈگری دینے میں درست نہیں تھیں۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document